از عدالتِ اعظمیٰ[1]

گنگا دھارا ونا رایئز اوٗ مجومدار

بنام

ریاست بمبئی اور ایک اور

(منسلک اپیلوں کے ساتھ)

تاریخ فیصلہ:3 اکتوبر 1960

(بی پی سنہا، سی جے، جے ایل کپور، پی بی گجیندر گڈکر، کے سبّا راؤ اور کے این وانچو، جسٹسز)

انعام کا ذاتی انعامات کا خاتمہ- قانون سازی کی آئینی جواز-"اسٹیٹ میں اسٹیٹ کا حق"، جس کا مطلب ہے- بمبئی پرسنل انعامز کا خاتمہ ایکٹ، 1952 (بمبئی۔1953 کا 42)، دفعات۔17 ,7 ,5 ,4- بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1879 (1879 کا بمبئی 5)، دفعہ۔3(5)- آئین ہند، آرٹس۔31 ,31-اے۔

اپیل گزاروں کے پاس ذاتی انعامات تھے جو 1863 کے بمبئی ایکٹ نمبر II اور VII کے تحت تھے جس کی وجہ سے ان کی زمینیں زمینی محصول کی ادائیگی پر تھیں جو مکمل تشخیص سے کم تھی۔ بمبئی پرسنل انعامز ایبولیشن ایکٹ، 1952 کے نافذ ہونے کے بعد، اس سے متاثر ہونے والے اپیل گزاروں نے اس ایکٹ کے جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ (1) جس پراپرٹی سے ایکٹ کے تحت نمٹا گیا تھا وہ اسٹیٹ نہیں تھی۔ دفعات 4 اور 5 ختم ہونا انعامدار کا حق تھا کہ وہ مکمل تشخیص اور تشخیص کے درمیان فرق کو اپنے لیے موزوں کرے۔ کرایہ چھوڑیں اور یہ ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 31-اے کے معنی میں کوئی جائیداد نہیں تھی، اور (2) کہ اپیل گزاروں کی جائیداد چھیننے کے لیے ایکٹ میں کوئی شکایت فراہم نہیں کی گئی تھی۔

قرار دیا گیا: (1) کہ انعامدار کا مکمل تشخیص اور کرایہ چھوڑنے کے درمیان فرق اپنے لیے استعمال کرنے کا حق زمینی محصول کے حوالے سے ایک حق تھا اور اس لیے آرٹیکل 31-اے (2) (بی) کی تعریف کی بنا پر کسی اسٹیٹ میں یہ حق تھا۔ اس طرح کا حق بھی زیر اثر آتا ہے۔ دفعہ 3 (5) بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1879، اور اس طرح یہ آرٹیکل 31-اے کے تحت ایک اسٹیٹ تھا۔ اس کے مطابق، جب اس نے انعام اسٹیٹس میں انعامداروں کے حقوق کو ختم یا ترمیم کیا تو اس ایکٹ کو آرٹیکل 31-اے کے ذریعے تحفظ فراہم کیا گیا تھا۔

کہ دفعہ 17 کا ذیلی دفعہ 5 اس ایکٹ کے تحت جس کے تحت کرایہ چھوڑنے اور مکمل

تشخیص کے درمیان فرق کی وجہ سے انعامدار کو جو کچھ ملتا تھا اس کے نقصان کے لیے کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا جاتا تھا، وہ کالعدم نہیں تھا کیونکہ آرٹیکل 31-اے نے ایکٹ کو آرٹیکل 31 کے تحت کسی بھی حملے سے بچایا جو کہ معاوضے کے لیے فراہم کرنے والا واحد آرٹیکل تھا۔

دیوانی اپیل کا حدِ اختیار: 1956 کی سول اپیل نمبر 155 سے 160۔

1954 کی 393، 395، 409 اور 632 کی خصوصی سول درخواستوں میں 6 جولائی 1954 کے بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلوں اور احکامات کی اپیل؛ 19 جولائی 1954، 1954 کی خصوصی سول درخواست نمبر 1205 میں؛ اور 30 جولائی 1954، 1954 کی خصوصی سول درخواست نمبر 1309 میں۔

پرشوتم تریکمداس، وی۔ ایم۔ لمائے، ای۔ ادیا۔ رتنم اور ایس ایس شکلا، اپیل گزاروں کے لیے۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایچ این سنیل، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل آف انڈیا، این پی ناتھوانی، کے ایل ہاتھی اور آر ایچ دھبر۔

3 اکتوبر 1960۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

1

وانچو: بمبئی ہائی کورٹ کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ پر چھ اپیلیں بمبئی پرسنل انعامز ابولیشن ایکٹ، نمبر 1 کی آئینی حیثیت کے بارے میں ایک مشترکہ سوال اٹھاتی ہیں۔ 1953 کا XLII، (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) اور اس فیصلے کو نمٹا دیا جائے گا۔ اپیل گزاروں کے پاس ذاتی انعامات ہوتے ہیں جو 1863 کے بمبئی ایکٹ نمبر II اور VII کے تحت آتے ہیں۔ اس ایکٹ پر ہائی کورٹ میں کئی بنیادوں پر حملہ کیا گیا تھا جن میں سے صرف دو میں ہمارے سامنے استدعا کی گئی ہے، یعنی، (1) جس جائیداد سے ایکٹ کے تحت نمٹا گیا ہے وہ جائیداد نہیں ہے اور (2) اپیل گزاروں کی جائیداد چھیننے کے لیے ایکٹ میں کوئی معاوضہ فراہم نہیں کیا گیا ہے۔ رٹ درخواستوں کی ریاست بمبئی نے مخالفت کی تھی اور اس کی طرف سے بنیادی دلیل یہ تھی کہ یہ ایکٹ آئین کے آرٹیکل 31-اے کے تحت محفوظ تھا۔

اس سے پہلے کہ ہم اپنے سامنے اٹھائے گئے دو نکات پر غور کریں، ہمیں مختصر طور پر ان حقوق کا حوالہ دینا چاہیے جو ذاتی انعام رکھنے والوں کو 1863 کے بمبئی ایکٹ نمبر II اور VII کی وجہ سے حاصل تھے۔ ایکٹ نمبر۔ دوم نے بمبئی کے ایوان صدر کے کچھ حصوں تک توسیع کی اور

ان حصوں میں زمینوں کے ہولڈرز سے نمٹا جن کے پاس زمین تھی جو مکمل یا جزوی طور پر سرکاری زمین کی آمدنی کی ادائیگی سے مستثنیٰ تھی۔ اس ایکٹ میں ایسی زمینوں کے ہولڈرز کے معاملات کے لیے التزام کیا گیا تھا جن کے حق کو اس وقت تک باضابطہ طور پر خارج نہیں کیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگر زمینوں کے ایسے مالکان ایکٹ میں مقرر کردہ شرائط وضوابط کو تسلیم کرنے پر رضامند ہو جاتے ہیں، اس سے پہلے کہ وہ اپنے حق کو ان کی طرف سے حاصل کردہ چھوٹ کے ساتھ ثابت کرنے کے پابند ہوں، تو صوبائی حکومت بالآخر مذکورہ زمین کے مستقل طور پر، مذکورہ مالکان، ان کے وارثوں کو اختیار دینے اور ضمانت دینے کے لیے تیار ہوگی اور مذکورہ شرائط پر تفویض کرے گی اور مذکورہ شرائط کے تابع ہوگی۔ اس سلسلے میں ایکٹ کی بنیادی شق یہ تھی کہ زمین کے ایسے مالک اپنی زمینوں کو مستقل طور پر رکھنے کے حقدار ہوں گے بشرطیکہ (1) جانشینی اور منتقلی کے سلسلے میں ولی عہد کے تمام دعووں کے تبادلے میں نظرانہ کے طور پر ایک مقررہ سالانہ ادائیگی جس کا حساب تشخیص کے ہر روپے کے لیے ایک انا کی شرح سے لگایا جائے گا اور (2) تشخیص کے ایک چوتھائی کے برابر کرایہ چھوٹ۔ ایکٹ میں ان معاملات کے لیے دیگر دفعات تھیں جہاں ایسی زمینوں کے مالک ایکٹ کی شرائط کی پابندی کرنے کے لیے تیار نہیں تھے اور چاہتے تھے کہ ان کے دعووں کا فیصلہ کیا جائے؛ لیکن ہمیں موجودہ مقاصد کے لیے ان دفعات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس طرح زمینوں کے ہولڈرز کو ایکٹ II کے ذریعے جو بنیادی حق ملا وہ یہ تھا کہ وہ اپنی زمینوں کو مکمل تشخیص کے بجائے تشخیص کے ایک چوتھائی حصے اور تشخیص کے مزید سولہویں حصے کی ادائیگی پر رکھتے تھے۔ اس طرح انہوں نے مکمل تشخیص کے روپے میں تمام پانچوں آنوں میں ادائیگی کی اور اپنے لیے روپے میں گیارہ انا برقرار رکھے۔

ایکٹ نمبر۔ VII نے بمبئی کے پریزیڈنسی کے بقیہ حصوں میں زمینوں کے اسی طرح کے ہولڈرز سے نمٹا، اور اس فرق کے ساتھ اسی طرح کی دفعات کیں کہ زمینوں کے ایسے ہولڈرز کو کرایہ چھوڑنے کے تحت تشخیص کے ہر روپے کے لیے دو آنے زیر دفعہ .6 کے تحت ادا کرنے تھے۔ اس طرح جو لوگ ایکٹ VII کے تحت آئے انہوں نے تشخیص کے روپے میں صرف دو انا ادا کیے اور اپنے لیے روپے میں چودہ انا برقرار رکھے۔

اب ہم ایکٹ کی دفعات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ بس۔ 2(c) "انعامدار" کی تعریف ذاتی انعام کے حامل کے طور پر کی گئی ہے اور اس میں کوئی بھی شخص شامل ہے جو قانونی طور پر اس کے تحت یا اس کے ذریعے ہے۔ سیکشن 2 (ڈی) "انعام گاؤں یا انعام لینڈ" کی

وضاحت کرتا ہے۔ جبکہ دفعہ 2 (ای) ذاتی انعام کی وضاحت کرتا ہے۔ دفعہ 3 میں کہا گیا ہے کہ یہ قانون مذہبی یا خیراتی اداروں کے ذریعے رکھے گئے دیواستھن انعامات یا انعامات سمیت کچھ انعامات پر لاگو نہیں ہوگا۔ سیکشن کی وضاحت میں کہا گیا ہے کہ "مذہبی یا خیراتی اداروں کے پاس موجود انعامات" کی اصطلاح کا مطلب دیواستھان یا دھرمدیہ انعامات ہوں گے جو حکمران اتھارٹی کے ذریعہ فی الحال کسی مذہبی یا خیراتی ادارے کے لیے دیے گئے یا تسلیم کیے گئے ہوں گے اور 8 کے تحت رکھے گئے علیحدگی کے رجسٹر میں درج کیے گئے ہوں گے۔ بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1879 کے 53 (جسے بعد میں کوڈ کہا جاتا ہے)، یا پنشن ایکٹ، 1871 کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت رکھے گئے ریکارڈ میں۔ اس طرح جہاں تک مذہبی یا خیراتی اداروں کا تعلق ہے وہ انعامات جن کو وہ شروع سے ہی دیواستھان یا دھرمدیہ انعام کے طور پر رکھتے تھے اور جو متعلقہ ریکارڈ میں درج کیے گئے تھے، ایکٹ کی دفعات سے باہر تھے۔ دفعہ 4 تمام ذاتی انعامات کو ختم کرتا ہے اور اس کے علاوہ جیسا کہ ایکٹ کی دفعات کے ذریعہ یا اس کے تحت واضح طور پر فراہم کیا گیا ہے، اس طرح کے ذاتی انعامات کے سلسلے میں مذکورہ تاریخ کو قانونی طور پر موجود تمام حقوق کو بھی کچھ مستثنیات کے ساتھ ختم کر دیا گیا تھا جو اب مادی نہیں ہیں۔ دفعہ 5 میں کہا گیا ہے کہ تمام انعام گاؤں یا انعام اراضی ضابطے کی دفعات یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق زمین کی آمدنی کی ادائیگی کے ذمہ دار ہیں اور ہوں گے اور ضابطے کی دفعات اور الگ الگ اراضی سے متعلق قواعد اس طرح کی زمینوں پر لاگو ہوں گے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ انعام کی زمین کے سلسلے میں ایک انعامدار جو اپنے اصل قبضے میں ہے یا کسی کمتر ہولڈر کے علاوہ کسی اور شخص کے قبضے میں ہے (جس کا ہم ابھی ذکر کریں گے) بنیادی طور پر ریاستی حکومت کو اس کے زیر قبضہ ایسی زمین کے سلسلے میں واجب الادا اراضی کی ادائیگی کے لیے ذمہ دار ہوگا اور وہ تمام حقوق کا حقدار ہوگا اور ضابطہ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا اس وقت نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت اس طرح کی زمین کے حوالے سے تمام ذمہ داریوں کا ذمہ دار ہوگا۔ اس طرح دفعہ۔5 ذاتی انعام کا حامل تمام عملی مقاصد کے لیے ضابطہ کے تحت ایک قابض بن گیا جو مکمل زمینی محصول کی ادائیگی کا ذمہ دار تھا اور 1863 کے ایکٹ II اور VII کے تحت اسے زمین کی آمدنی کا صرف ایک حصہ ادا کرنے اور باقی اپنے لیے برقرار رکھنے کا فائدہ حاصل تھا۔ جس رعایت کا ہم نے اوپر سرخ رنگ میں حوالہ دیا ہے وہ یہ تھی کہ جہاں انعام کی زمین رکھنے والے کمتر ہولڈر نے ذاتی انعام کے ہولڈر کو سالانہ تشخیص کے برابر رقم ادا کی تھی، ایسا کمتر ہولڈر ریاستی

حکومت کا ذمہ دار ہوگا اور کوڈ کے تحت زمین کا قابض بن جائے گا۔سیکشن 7 پھر کچھ زمینوں جیسے عوامی سڑکیں، راستے اور گلیاں، پل، گڑھے، ڈائیک اور باڑ، سمندر اور بندرگاہوں کی سطح، پانی کے نشان سے نیچے کی کھاڑیاں اور دریاؤں، ندیوں، نالوں، جھیلوں، کنوؤں اور ٹینکوں، اور تمام نہروں، آبی گزرگاہوں، تمام کھڑے اور بہتے ہوئے پانی، تمام غیر تعمیر شدہ گاؤں کی جگہوں، تمام بنجر زمینوں اور تمام غیر کاشت شدہ زمینوں (عمارتوں یا دیگر غیر زرعی علاقوں کے لیے استعمال ہونے والی زمینوں کو چھوڑ کر) کو مختص کرتا ہے۔ پوز) ریاستی حکومت میں اور ان میں انعام کے حقوق کو ختم کرتا ہے۔دفعہ 8 درختوں اور درختوں کے حق سے متعلق ہے۔9 کانوں اور معدنی مصنوعات کے حق کے ساتھ سیکشن 10 کے تحت حقوق کے خاتمے کے لیے معاوضے کا التزام کیا جو حقوق دفعہ 7 کے تحت جو بھی حقوق ختم ہوتے ہیں اُس کا معاوضہ دفعہ 10 میں درج ہیں جبکہ دفعہ 11 کلکٹر کیخلاف دفعہ 10 کے تحت اپیل کا حق دیتا ہے۔. دفعہ 12 سے 16 طریقہ کار کے معاملات اور امور سے متعلق ہیں۔ 17 معدوم ہونے کے معاوضے کی ادائیگی یا انعامدار کے حق میں ترمیم کا التزام کرتا ہے، جس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔دفعہ .10 ذیلی دفعہ(5) اس کے بعد 17. تاہم یہ کہتا ہے کہ "اس سیکشن کی کوئی بھی چیز کسی بھی شخص کو اس بنیاد پر معاوضے کا حقدار نہیں بنائے گی کہ کوئی انعام گاؤں یا انعام کی زمین جو مکمل یا جزوی طور پر زمینی محصول کی ادائیگی سے مستثنیٰ تھی، اس ایکٹ کی دفعات کے تحت کی گئی ہے جو کوڈ کی دفعات کے مطابق مکمل تشخیص کی ادائیگی کے تابع ہے۔" دفعہ 17a۔ بانڈز کے اجرا کے لیے ایک پیشہ ور لڑتا ہے۔دفعہ 18 بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1948 کے کسی بھی انعام گاؤں یا انعام کی زمین پر اطلاق یا انعامدار اور اس کے کرایہ داروں کے باہمی حقوق اور ذمہ داریوں کے لیے سیکشن 19 قواعد وضوابط بنانے کے لیے فراہم کرتا ہے۔دفعہ 20 منسوخی اور ترامیم سے متعلق۔

ایکٹ کے اس تجزیے سے معلوم ہوگا کہ اہم بنیادی دفعات ۔5 ,4 اور .7 جہاں اب تک دفعہ 7 کا تعلق ہے وہاں سرکار زمین کے نسبت معاوضے کا قانون ہے، اس دفعہ کی بنیاد پر ریاست میں موجود زمینوں کے حوالے سے معاوضے کا التزام ہے۔لیکن دفعات کے ذریعے ختم کیے گئے حقوق کے لیے کوئی معاوضہ فراہم نہیں کیا جاتا ہے۔4 اور .5 جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ انعامدار کا بنیادی حق زمینی محصول کی ادائیگی پر اپنی زمینوں پر قبضہ کرنا تھا جو کہ مکمل تشخیص سے کم تھا اور یہی وہ حق ہے جسے ایس ایس نے ختم کر دیا ہے۔4 اور 5 اور انعامدار کو اب مکمل تشخیص ادا کرنی ہوگی۔مکمل تشخیص ادا کرنے کی وجہ سے انعامدار کو ہونے والے نقصان کے

لیے کوئی معاوضہ فراہم نہیں کیا گیا ہے۔

یہ ہمیں پہلے تنازعہ کی طرف لے جاتا ہے۔اپیل گزاروں کی جانب سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ کیا دفعہ 4 اور 5 ختم کرنا انعامدار کا حق ہے کہ وہ اس کے لیے مکمل تشخیص اور کرایہ چھوڑنے کے درمیان فرق کو مناسب بنائے، اور یہ آئین کے آرٹیکل 31-اے کے معنی میں کوئی جائیداد نہیں ہے۔موجودہ مقاصد کے لیے آرٹیکل 31-اے میں متعلقہ دفعات یہ ہیں:---

"31-a(1)-میں موجود کسی بھی چیز کے آرٹیکل 13(ا) ریاست کی طرف سے کسی جائیداد کے حصول یا اس میں کسی حق کے حصول یا ایسے کسی حق کو ختم کرنے یا اس میں ترمیم کے لیے کوئی قانون فراہم نہیں کرتا، یا (ب).........(ج){.......................(د).........(ہ) کو اس بنیاد پر کالعدم سمجھا جائے گا کہ یہ آرٹیکل 14 یا آرٹیکل 19 یا آرٹیکل 31 کے ذریعے دیے گئے کسی بھی حق سے مطابقت رکھتا ہے یا اسے چھینتا ہے یا اس میں کمی کرتا ہے۔

(2) اس مضمون میں (ا) کسی مقامی علاقے کے سلسلے میں 'اسٹیٹ' کے اظہار کا وہی معنی ہوگا جو اس علاقے میں نافذ زمین کی میعاد سے متعلق موجودہ قانون میں ہے، اور اس میں کوئی جاگیر، انعام یا موافی یا اسی طرح کی دیگر گرانٹ اور مدراس اور کیرالہ کی ریاستوں میں کوئی جنم حق بھی شامل ہوگا۔

(ب) کسی جائیداد کے سلسلے میں اظہار (حقوق) میں وہ حقوق شامل ہوں گے جو مالک، ذیلی مالک، زیر مالک، میعاد ہولڈر، رئیت، زیر ملکیت یا دیگر ثالث کو حاصل ہوں اور زمینی محصول کے سلسلے میں کوئی حقوق یا مراعات شامل ہوں۔آرٹیکل 31-اے (2) (اے) میں لفظ "اسٹیٹ" کی تعریف سے یہ واضح ہو جائے گا کہ اس میں خاص طور پر ایک انعام شامل ہے۔اس طرح ہماری رائے میں یہ دعوی کرنا بے کار ہوگا کہ انعام اسٹیٹ نہیں ہیں۔آرٹیکل 31-اے کے مقصد کے لیے "اسٹیٹ" کے اظہار کے معنی میں یہ ایکٹ خاص طور پر انعامات سے متعلق ہے اور اس طرح واضح طور پر آرٹیکل 31-اے کے تحت آرٹیکل 14، آرٹیکل 19 یا آرٹیکل 31 کے تحت کسی بھی حملے سے محفوظ رہے گا۔تاہم، اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ انعامدار کا یہ حق کہ وہ مکمل تشخیص کا وہ حصہ جو اس کے حکومت کو کرایہ چھوڑنے کی ادائیگی کے بعد باقی رہ گیا تھا، کسی اسٹیٹ میں حق نہیں ہے۔اس دلیل کی بھی کوئی طاقت نہیں ہے۔انعام اسٹیٹ ہونے کی وجہ سے انعامدار کا حکومت کو قابل ادائیگی کرایہ چھوڑنے کے علاوہ مکمل تشخیص کا

کچھ حصہ برقرار رکھنے کا حق اس لیے پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس کے پاس انعام اسٹیٹ ہے۔اس لیے حق جائیداد میں حق سے زیادہ کچھ نہیں ہوسکتا۔اس کے علاوہ آرٹیکل 31-اے(2)(بی) میں "حقوق" کے اظہار کی تعریف اس موقف کو بلاشبہ واضح کرتی ہے، کیونکہ اس میں یہ فراہم کیا گیا ہے کہ کسی جائیداد سے متعلق حقوق میں زمینی محصول کے حوالے سے کوئی بھی حقوق یا مراعات شامل ہوں گی۔

یہاں تک کہ اگر یہ کہنا ممکن ہو کہ انعام دار کا مکمل تشخیص اور کرایہ چھوڑنے کے فرق کو اپنے لیے موزوں کرنے کا حق کسی اسٹیٹ میں اس طرح کا حق نہیں تھا، تو یہ کسی اسٹیٹ میں حق بن جائے گا۔انعامدار کے حق کے لیے اس جامع تعریف کی وجہ سے یہ صرف زمین کی آمدنی کے حوالے سے حق یا استحقاق ہوسکتا ہے۔اس کے علاوہ، یہ واضح ہے کہ زیر بحث حق زیر اثر آتا ہے۔3 (5) ضابطہ اخلاق اور اس طرح یہ بھی آرٹیکل 31-اے کے تحت ایک اسٹیٹ ہے۔لہذا اپیل گزاروں کی دلیل کہ ایکٹ کے ذریعے نمٹائے گئے انعامات آرٹیکل 31 میں "اسٹیٹ" کے اظہار کے تحت نہیں آتے ہیں۔ایک ناکام۔ان کی مزید دلیل کہ مکمل تشخیص اور کرایہ چھوڑنے کے درمیان فرق کو برقرار رکھنے کا ان کا حق کسی اسٹیٹ میں حق نہیں ہے، بھی ناکام ہو جاتا ہے۔لہذا یہ ایکٹ جب انعام اسٹیٹس میں انعامداروں کے حقوق کو ختم یا تبدیل کرتا ہے تو اسے آرٹیکل 31 کے ذریعے واضح طور پر تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ج۔اگلی دلیل یہ ہے کہ یہ قانون معاوضے کی فراہمی نہیں کرتا ہے اور اس لیے آرٹیکل 31 کے پیش نظر اس کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔تاہم، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ایکٹ میں معاوضے کی فراہمی کی گئی ہے۔10 جہاں تک انعام اراضی کا وہ حصہ ہے جو 8 کے ذریعہ ریاست میں شامل ہے۔7 فکرمند ہیں۔مزید .8 17 کسی ممکنہ معاملے میں معاوضے کا التزام کرتا ہے جہاں کچھ بھی چھوٹ گیا ہو۔7 اور انعامدار اس کے معاوضے کا حقدار ہے۔یہ سچ ہے کہ s.-by sub(5) کا۔17 انعام دار کو اس نقصان کے لیے کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا جانا چاہیے جو اسے کرایہ چھوڑنے اور مکمل تشخیص کے درمیان فرق کی وجہ سے ملتا تھا۔یہ کتنا واضح ہے کہ آرٹیکل 31۔اے ایکٹ کو آرٹیکل 31 کے تحت کسی بھی حملے سے بچاتا ہے جو معاوضے کے لیے فراہم کرنے والا واحد آرٹیکل ہے۔معاملے کے اس نقطہ نظر میں ایکٹ کی آئینی حیثیت پر اس بنیاد پر حملہ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ کچھ حقوق کے خاتمے کے لیے کوئی معاوضہ فراہم نہیں کرتا ہے۔ان اپیلوں میں کوئی طاقت نہیں ہے اور انہیں اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔صرف سماعت کا ایک سیٹ

اپیلیں مسترد کردی گئیں۔